JOURNAL OF ACADEMIC RESEARCH FOR HUMANITIES
ISSN 2663-192x

Journal of Academic Research for Humanities 2(3) Jun-Sep 2022

سیرت رسول کریم ﷺ کی روشنی میں اخلاقی تربیت کا منہج

Methodology of Ethical Training in the light of the Holy Prophet's Sīrah

Dr Aasia Rashid
Assistant Professor,
Department of Islamic Studies,
National University of Modern Languages, Lahore, Pakistan
dr.aasiarashid@gmail.com

Dr Abid Naeem
Assistant Professor,
Department of Religious Studies,
FC College University,
Lahore, Pakistan
abidnaeem@fccollege.edu.pk

Corresponding Author
Dr Abid Naeem
Assistant Professor,
Department of Religious Studies, FC College University,
Lahore, Pakistan
ORIC ID: https://orcid.org/0000-0001-5819-6649
abidnaeem@fccollege.edu.pk

ABSTRACT

Society plays a vital role in personality development. The true identity of any community is based on its morality and ethics which are the backbone of society. The rise and fall of any nation, the survival, and decline of any society, depends on the condition of morality in its people. Morality and ethics are common points of agreement between the various religions of the world. In today's world, we are in a dire need of following the lifestyle which was given to us by the Holy Prophet (PBUH). The excellent morals and ethics which were practised by the Holy Prophet (PBUH) should be the guideposts for a true Muslim. As positive ethics are the basis of the development of a nation, and negative ethics are linked to the decline of the same, it is indisputable that the guidelines given to us by the Holy Prophet (PBUH) should be followed religiously. One of the four reasons for the prophethood of the Last Prophet S.A.W was the establishment of good morals. In this paper, the concept of the instruction of morals and ethics, its requirements, the link between instruction and morals, the principles of the instruction by the Prophet (PBUH), the life of the Prophet (PBUH) linked with morals and ethics, and their practical implications in today's world will be discussed in detail. The research method of the paper is qualitative.

Keywords: *Methodology of the Prophet (S.A.A.W); Ethics; Morality; Personality Development; Society:*

ابتدائیہ:

انسان اپنے طبعی وجود میں دوسرے حیوانات سے مختلف نہیں ہے۔ جو چیز انسان کو حیوانات کی سطح سے اوپر اُٹھا کر اشرف المخلوقات کے درجے تک پہنچاتی ہے وہ اس کا اخلاقی کردار ہے۔ اخلاق و کردار زندگی کی بنیادی اقدار ہیں ان کو پس پشت ڈال کر زندگی کے میدان میں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پھر مؤمن انسان کی شخصیت کی پہچان اس کے اوصاف اور اخلاق سے ہوتی ہے۔ حسن معاشرت کا نقطہ آغاز ہی اخلاق ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اخلاق ہی کی بدولت مخالف / دشمن کو زیر کیا۔

اخلاق کا لغوی و اصطلاحی معنی

اخلاق "خ ل ق" سے نکلا ہے یہ خلق کی جمع ہے۔ اس کے معنی عادات و کردار اور طبیعت وعادت کے ہیں۔ اصطلاحاً مراد عادات حسنہ اور اعلیٰ کردار ہے۔ ابن منظور لکھتے ہیں: " الخلق وھو الدین والطبع والسجیۃ والحقیقۃ انہ لصورۃ الانسان الباطنۃ،وھی نفسہ واوصافھا ومعانیھا المختصۃ بمنزلۃ الخلق لصورتہ الظاھرۃ واوصافھا ومعانیھا "۔(ابن منظور، 2010،10/ 85-86)

ترجمہ: "خلق کا معنی ہے فطرت اور طبیعت اور یہ انسان کی اندرونی کیفیت ہے اور اس کو اس کے اوصاف اور مخصوص معنی کو خلق کہتے ہیں۔" احمد دہلوی کے بقول: "خوش خوئی، ملنساری، خاطر مدارت اور آو بھگت۔ وہ علم جس میں معاد و معاش، تہذیب نفس کی بحث ہو۔" (دہلوی، 1975، 1/ 48)

اصطلاحی تعریف

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں خلق کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے:

"فالخلق عبارة عن هَيْئَةٍ فِي النَّفْسِ رَاسِخَةٌ عَنْهَا تُصْدِرُ الْأَفْعَالَ بِسُهُولَةٍ ويُسْرٍ من غير حاجة إلى فكر ورويّة" (غزالی، 1939ء، ۳/ ۵۲)

"خلق نفس کی اس ہیئت راسخہ کا نام ہے جس کی بدولت تمام اعمال آسانی صادر ہوں۔ ان کی ادائیگی میں سوچ و بچار کی ضرورت محسوس نہ ہو۔"

شاہ ولی اللہ اخلاق کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں: "خلق انسان کی اس کیفیت کا نام ہے جو اس کی طبائع کی مختلف خوبیوں کو جدوجہد کر کے اپنی جانب راجع کرے۔" (شاہ ولی اللہ ، س ن، 2/ 401) تربیت کے نبوی منہج پر عمل ہی معاشرے کے اخلاق کے بگاڑ کو بناؤ کی طرف لے جا سکتا ہے۔

تربیت کا مفہوم

تربیت سے مراد: پالنا اور کسی کو بتدریج نشو و نما دے کر حد کمال تک پہنچانا ہے۔ امام راغب کے الفاظ میں:

"التربیۃ ھوانشاء الشئی حالا فحالا الی حد التمام۔" (راغب اصفہانی، 1430ھ، 182)" تربیت کسی شے کو درجہ بدرجہ اس انداز سے پرورش کہ وہ حد کمال کو پہنچ جائے۔"

علامہ فیروز آبادی کے نزدیک: رب کے مادے میں جمع کرنے، بڑھانے، ساتھ رہنے اور انتظام کرنے کے معنی پائے جاتے ہیں۔رَبَبَ (ثلاثی مجرد) اور ربّبَ(ثلاثی مزید فیہ) کے ایک ہی معنی ہیں۔ اگر ربّ کا صلہ الصبّی ہو تو اس کے معنی بلوغت تک اس کی پرورش کرنے اور بچے کو درجہ کمال تک پہنچانے کے ہیں۔ (فیروز آبادی، 2007ء، 1/ 70)

مختصراً یہ کہ تربیت کے بنیادی مادے میں درج ذیل مفاہیم پوشیدہ ہیں: بڑھنا، پھلنا پھولنا، پرورش کرنا، غذا دینا، مہذب بنانا، مالک ہونا، اچھا انتظام کرنا، نظم و نسق چلانا، درست کرنا، عمدگی پیدا کرنا، خراب ہونے سے بچانا، ملنا اور لازم ہونا۔ اخلاق اور تربیت باہم مربوط ہیں۔ اصطلاحاً تربیت سے مراد: "وهي تبليغُ الشئَ إلى كمالِه شيئاً فشيئاً" (ابو سعود، س ن، 1/ 13) "کسی چیز کو بتدریج اس کے کمال (انتہا) تک پہنچانا ہے" مفتی محمد شفیع کے نزدیک: "کسی چیز کو اس کے تمام مصالح کی رعایت کرتے ہوئے درجہ بدرجہ آگے بڑھا کر حد کمال کو پہنچانا۔" (محمد شفیع، 2008ء، 1/ 80)

تربیت کرنا رب کی صفت بھی ہے، یوں ربّ کو تربیت کے معنی میں بھی استعمال کر سکتے ہیں تربیت میں مودّت، شفقت، تحفیظ، نگہداشت اور امانت کا عنصر موجود ہوتا ہے جیسے ماں کا بچے کو پالنا، والدین کا بچے کی نشوونما میں اس کی نگہداشت اور ہر ضرورت کو بروقت اور حسب موقع اس کی استعداد کے مطابق پورا کرنا۔ (علی محمد، 1995ء، 1/ 5)

مشتاق احمد لکھتے ہیں: "رب کے معنی نشو نما دینا کے ہیں یعنی کسی چیز کو نئی نئی تبدیلیوں سے اس طرح گزارنا کہ وہ بتدریج نشو نما پاتی ہوئی اپنی تکمیل کو پہنچے جس طرح فطرت قطرہ نیساں کو موتی بنانے کے لئے نئی تبدیلیوں سے گزارتی ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نشوونما کی جاتی ہے۔" (مشتاق احمد، 2001ء، 960)

دراصل تہذیب نفس اور تزکیہ کا نام ہی تربیت ہے اسی کی درستگی کے انبیاء مبعوث ہوئے اور خاتم النبیین کی آمد بھی اس سلسلہ کی آخری کڑی تھی۔

اخلاقی تربیت کا مفہوم

دنیا کے تمام مذاہب کی اساس ہی اخلاق پر ہے۔ انبیاء کرام اور بالخصوص سرور کائنات کے اخلاق عالیہ کے سلسلے میں یہ نکتہ بنیادی ہے کہ ان کا اخلاق عطیہ ربانی ہے جو ان کی زندگی کی آزمائشوں اور واقعات کے پس منظر میں ابھر کر انسانوں کے سامنے آتا گیا۔ آنحضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں اس لئے آپ کی سیرت ہر دور کے انسانوں کے لئے کامل ترین نمونہ ہے۔

مقاصد بعثت نبوی انسانوں کے قلوب کا تزکیہ اور اخلاق حسنہ کی تکمیل ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ""لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (القرآن 164:3) "حقیقتاً اللہ نے مومنین پر یہ احسان کیا کہ اُنہیں میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو اُس کی آیات ان پر تلاوت کرتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔"

معبوثیت رسول کا ایک مقصد افراد کی حیات کا رخ اللہ کی طرف موڑنا اور شرک سے پاک معاشرے کا قیام تھا۔ "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا۔"(القرآن،21:33)

"یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے۔"

اسی عظیم اخلاق نبوی نے لوگوں کو آپ ﷺ کا گرویدہ بنادیا کہ لوگ جان نچھاور سے گریز نہ کرتے تھے جیسا کہ ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: "يَامُحَمَّدُ، وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الوُجُوهِ إِلَيَّ، وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ، فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ، وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ البِلاَدِ إِلَيَّ" (بخاری، 4372) "اے محمد ﷺ! اللہ کی قسم روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرہ سے زیادہ میرے لیے برا نہیں تھا لیکن آج آپ ﷺ کے چہرہ سے زیادہ مجھے کوئی چہرہ محبوب نہیں۔اللہ کی قسم کوئی دین آپ ﷺ کے دین سے زیادہ مجھے برا نہیں لگتا تھا لیکن آج آپ ﷺ کا دین مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہے۔اللہ کی قسم! کوئی شہر آپ ﷺ کے شہر سے زیادہ مجھے برا نہیں لگتا تھا لیکن آج آپ ﷺ کا شہر میرا سب سے زیادہ محبوب شہر ہے۔"

حسن وقبح کا یہ معیار ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کے اندر آپ ﷺ کے بلند ترین اخلاق نے پیدا کیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ ﷺ کے خُلق کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: "كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ"(احمد بن حنبل، 24601)"آپ کے اخلاق قرآن تھا۔" "یعنی آپ نے آداب قرآن اس طرح اختیار کر لیے تھے کہ اس کے احکام پر عمل اور نواہی سے اجتناب اس طرح تھا کہ قرآن کی ہر بات آپ کی قلبی عادت بن گئی تھی۔"(ابن حجر، 2002ء، 32) یعنی نبی کریم کی زندگی کا ہر لحہ آپکے شب وروز، حیات طیبہ، شام وسحر، قول وفعل، نشست وبرخاست، رفتار وگفتار، وضع قطع، آپ کی جلوت وخلوت، آپ کا اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، الغرض آپ کی پوری زندگی قرآن کریم کی عملی تفسیر تھی۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں مسلسل دس سال سفر وحضر میں آپ کی خدمت میں رہا مگر حضور نے کبھی اف تک نہ کہا۔" (بخاری، 6038) حضور اکرم ہر کام میں اعتدال اختیار فرماتے اور ہر ایک کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے۔ آپ اکثر یہ دعا فرماتے: "اللَّهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي، فَأَحْسِنْ خُلُقِي" (احمد بن حنبل، 24392) "اے اللہ جیسا کہ تونے مجھے حسن صورت عطا کی ہے حسن اخلاق بھی عطا فرما۔"

بداخلاقی بدتہذیبی اور رزائل اخلاق سے کینہ وعداوت کو بڑھاوا ملتا ہے اور لوگ ایک دوسرے سے متنفر اور دُور ہوتے چلے جاتے ہیں۔چنانچہ قرآن حکیم نے نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے اس اہم نکتے کو اس طرح بیان کیا ہے۔" فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ " (القرآن، 3 : 159) "اللہ کی رحمت کی بدولت تو آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ تُند خو اور سخت دل ہوتے تو وہ (صحابہ کرام)آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔"

انسانی زندگی میں اخلاق کی بہت اہمیت ہے۔ اخلاق سے محرومی زندگی کو بے روح وبے کیف بنادیتی ہے "وَإِنَّمَا الْأُمَمُ الْأَخْلَاقُ مَا بَقِيَتْ ... فَإِنْ هُمُ ذَهَبَتْ أَخْلَاقُهُمْ ذَهَبُوا" (رشید رضا،1990ء،10/34)" نبی کریم ﷺ کے اخلاق حسنہ ہی کی بدولت منہج تربیت کا بہترین طریق پاسکتے ہیں اسی وجہ سے بحیثیت قوم اور بحیثیت انسان ہم گراوٹ سے نکل کر پستی سے بلندی کا سفر طے کرسکتے ہیں۔

مکارم اخلاق پر آپ ﷺ کا ایک فرمان جو زبان زد وعام ہے لیکن اس پر عمل کا سوچ وبچار اور سیرت طیبہ کا مطالعہ سے امثلہ ہی ہمارے لئے مد ہیں۔ "إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ" (بیہقی، 20782)"مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔"

اخلاقی منہج تربیت

سیرت نبوی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو تربیت سے خالی ہو اس کے لئے زندگی اور صفحات کم ہیں لیکن اخلاقی منہج جو تربیت کی بنیاد ہیں، کا ذکر جامع انداز سے ہم قوم کی انفرادی واجتماعی اخلاقی تربیت بہتر کرسکتے ہیں۔نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی مثالی تربیت کا جو انداز ومنہج اختیار کیا اس میں حُسن کردار کا اہم رول ہے۔نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا والی بناکر بھیجا تو یہ نصیحت فرمائی۔ "أَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ" (مالک، 3350) "لوگوں کے ساتھ بہترین اخلاق سے پیش آنا۔"

قرآنِ کریم نے اخلاقِ حسنہ کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ بتاتے ہوئے کہا ہے کہ جنت عمدہ اخلاق لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ"
(القرآن،3: 133-134)

"جنت ان پرہیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے جو خوشحالی اور تنگی دونوں حالتوں میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو ضبط کرتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو گوناگوں نعمتوں سے نوازا ہے، ان میں سب سے بڑی نعمت حسن خلق ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ النَّاسُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ "(طبرانی،482)

"لوگوں کو کون سی بہترین چیز ہے جو عطا ہوئی فرمایا: وہ حُسن خلق ہے۔"

اخلاقِ حسنہ آخرت میں نبی کریم ﷺ کے قُرب کا ذریعہ ہوں گے، جب کہ بُرے اخلاق والے افراد کو حضور ﷺ کی مجلس کے قریب بھی نہیں پھٹکنے دیا جائے گا۔ ارشادِ نبوی ہے: "إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ، وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ مَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا،وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ مَسَاوِئُكُمْ أَخْلَاقًا" (احمد بن حنبل،17732)" تم میں میرا سب سے پیارا اور آخرت میں نشست میں مجھ سے قریب وہ شخص ہے جو خوش خلق ہے اور مجھے سب سے ناپسندیدہ اور آخرت میں مجھ سے دور وہ آدمی ہو گا جو بد خلق ہے۔"

اخلاقی تربیت میں یہ بات اہم ہے کہ اگر کوئی انسان شر میں مبتلا ہے تو اس سے نفرت کی بجائے اس کے بُرے فعل اور شر سے نفرت کریں اور شر کو خیر میں تبدیل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔یہی منہج نبی کریم ﷺ ہے ۔آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم،بچوں بڑوں خواتین کی شخصیت کی تعمیر کے لئے چھوٹی بڑی ہر بات میں راہنمائی کرتے۔ رہبر کائنات محسن انسانیت نے ارشاد فرمایا: "إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ، أُعَلِّمُكُمْ" (ابن ماجہ، 313)

"میں تم لوگوں کے حق میں ایسا ہوں جیسا ایک باپ اپنی اولاد کے حق میں ہوتا ہے۔" آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ سے منہج تربیت کی چند امثلہ کچھ یوں ہیں :

عملی نمونہ پیش کرنا

اخلاقی تربیت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جن باتوں کی تعلیم دینا ہو، ان کو نہ صرف زبان سے ہی کہا جائے بلکہ ان کا عملی نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ دستور نبوی تھا کہ آپ ﷺ کسی بات کی ترغیب دینے سے پہلے اُس پر خود عمل کرکے اپنا نمونہ پیش فرماتے تھے۔

سختی اور نرمی کا برمحل استعمال

آپ ﷺ کے منہج تربیت کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ آپ ﷺ موقع محل کی مناسبت سے سختی اور نرمی کرتے۔ آپ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ لیکن جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی حدود کو پامال کرتا تو اس کو مقررہ سزا دی جاتی۔

ایک معزز خاندان کی عورت چوری کے جرم میں پکڑی گئی تو بڑی موثر سفارشوں کے باوجود آپ نے اس پر شرعی حدود جاری فرمادی اور حدود میں سفارش کرنے پر اپنی ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ (بخاری، 6788)

کبھی کسی کی غلطی فوراً سے پیشتر متنبہ کی بھی ضرورت ہوتی تو انتہائی محبت اور دل سوزی سے سمجھاتے تاکہ مخاطب کو برا محسوس نہ ہو۔ایک دیہاتی نے اپنی کم علمی کی وجہ سے مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو اس کے ساتھ سختی کرنے سے منع فرمایا، پھر اس دیہاتی کو پاس بلاکر نرمی سے سمجھایا کہ یہ عبادت کا گھر ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی یاد، نماز اور قرآن پڑھنے کے لیے ہے، نجاست کے لیے موزوں جگہ نہیں ہے۔ پھر لوگوں سے کہا:"اس پر پانی بہادو۔" (بخاری، 220)

اس طرح آپ نے سختی کے موقع پر سختی اور نرمی کے موقع پر نرمی اور محبت سے اخلاق کی تعلیم وتربیت دی۔

خوبصورت تشبیہات کا استعمال

آپ کسی چیز کی اچھائی یا برائی ذہن نشین کرانے کے لیے خوبصورت تشبیہات کے ذریعے سے تعلیم دیتے مثلاً ارشاد نبوی ہے: " مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ، وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ، إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ شَيْءٌ أَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ، وَمَثَلُ جَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيرِ، إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْ سَوَادِهِ أَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهِ " (ابوداود،4829)

"اس مؤمن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اترجہ کی طرح ہے۔ جس کی بُو اچھی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی۔اس مؤمن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا ہو اور اس میں کوئی بُو نہ ہو۔اس فاجر کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ریحانہ کی طرح ہے جس کی بُو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اس فاجر کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کی طرح ہے جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور بو کوئی نہیں ہوتی اچھے ساتھی کی مثال عطر والے کی سی ہے اگر تمہیں وہاں سے عطر نہ بھی ملے تو کم از کم خوشبو آتی رہے گی۔"

بُرے انسان کی صحبت سے بری عادات کی نشو نما ہوتی بلکہ افکار و نظریات بھی غلط قائم ہو جاتے ہیں۔بُرے دوست کی مثال کوئلہ کی مانند ہے اگر آگ سے بچ بھی جائیں تب بھی کوئلہ سے یا تو آپ کے ہاتھ کالے ہوں ورنہ بُو یا دھواں ذہنی جسمانی روحانی صحت کو ضرر دے گا۔

نتائج کا بیان

کبھی آپ ﷺ اچھائیوں اور برائیوں کے نتائج بیان کر کے ان کے بارے میں تعلیم دیتے۔ مثلاً شراب نوشی اور قمار بازی کی برائی بتانے کے لیے اس کے نتائج سے آگاہ کیا گیا کہ شراب اور جواء، دُشمنی اور عداوت پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ یادِ الٰہی سے غافل کر دیتے ہیں۔

شخصی حالات کے مطابق علاج

آپ ﷺ ہر شخص کا علاج اس کے اخلاقی مرض کے مطابق فرماتے مثلاً ""أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي، قَالَ: «لاَ تَغْضَبْ» فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لاَ تَغْضَبْ" (بخاری،6116)

"ایک شخص نے درخواست کی کہ" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے نصیحت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا" غصہ نہ کر۔ اس نے کہا: اور۔ آپ نے فرمایا: "غصہ نہ کر۔ اس نے متعدد بار اپنا سوال دہرایا اور آپ نے ہر بار یہی جواب دیا۔" چونکہ اس شخص کی طبیعت میں غصہ بہت تھا، اس لیے آپ نے اس کی ضرورت اور حالت کے مطابق اس کا علاج فرمایا۔

ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے تکبر کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھا: "اے رسول اللہ! اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں، اس کا جوتا اچھا ہو، تو کیا یہ بھی تکبر ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ جمال والا ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔" (مسلم ، 91)

سوال کے ذریعے متوجہ کرنا

کبھی آپ ﷺ یہ منہج اپناتے کہ لوگوں سے سوال کرتے اور جب انہیں ہمہ تن متوجہ پاتے تو خود اس کا جواب دے کر بات ذہن نشین کروا دیتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا: "کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟" لوگوں نے کہا: ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس روپے پیسے ہوں، نہ سازو سامان۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں میری اُمت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، زکوٰۃ اور روزے وغیرہ لے کر آئے گا۔ لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہو گا، کسی کو مارا پیٹا ہو گا، تو اس کی نیکیاں لے کر ان لوگوں کو دے دی جائیں گے جن پر اس نے ظلم کیے ہیں اور جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کے گناہ اس کے سر ڈال کر اسے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔" (مسلم،2581)

نبی کریم ﷺ ذہن نشین کروانے مخاطب کو سمجھانے کو تربیتی امور میں سوال کا منہج اپناتے۔ "رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ انسانوں کو جنت میں داخلہ کے زیادہ تر موجبات کیا ہیں؟ فرمایا: تقویٰ اور حسن خلق۔ پھر سوال کیا گیا کہ انسانوں کو جہنم میں پہنچانے کے زیادہ تر موجبات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منہ (زبان) اور شرم گاہ۔" (ترمذی،2004)

بعض نیکیوں کے مفہوم کو وسعت دینا

بسا اوقات آپ ﷺ بعض مخصوص نیکیوں کے مفہوم کو وسعت دے کر لوگوں کو اچھے کاموں کی ترغیب دیتے مثلاً عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ "صدقہ" اللہ کی راہ میں روپیہ پیسہ خرچ کرنے کا نام ہے۔ آپ نے صدقے کے مفہوم کو وسعت دی جس کا تذکرہ کئی احادیث میں ملتا ہے کہ اپنے بھائی سے ملتے وقت مسکرا دینا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کہنا اور بری بات سے روکنا بھی صدقہ ہے، کسی بھٹکے ہوئے کو راہ بتانا بھی صدقہ ہے، کسی اندھے کی رہنمائی کرنا بھی صدقہ ہے، راستے سے پتھر، ہڈی یا کانٹے وغیرہ کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے چنانچہ فرمایا:" لوگوں کے ہر جوڑ کی طرف سے روزانہ صدقہ کرنا واجب ہوتا ہے۔ دو بندوں کے درمیان انصاف کا معاملہ کرنا صدقہ ہے۔ آدمی کو اس کے جانور پر سوار کرا دینا یا اس کے سامان کو اس پر لا دینا، بھلی بات کہنا، نماز کے لئے پیدل چل کر جانا اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا وغیرہ صدقہ ہے۔" (مسلم ، 2)

جانوروں سے حسن سلوک کی تاکید:

انسان تو انسان، اسلام تو جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کو نیکی بتاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا": ایک آدمی جا رہا تھا اسے سخت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنواں دیکھا پاس آ کر اُس سے پانی پیا۔ اس دوران اس کی نظر ایک کتے پر پڑی جو شدت پیاس سے زبان نکالے ہوئے مٹی چاٹ رہا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنا موزہ اتار کر اس میں پانی بھرا اور اس کتے کو پلایا۔ اللہ نے اس کے اس عمل کو پسند کیا اور اس کو بخش دیا۔ جب صحابہ نے یہ قصہ سنا تو تعجب سے کہا' اے اللہ کے رسول کیا جانوروں کے ساتھ حسن سلوک میں بھی اجر ہے؟ فرمایا ہر ذی روح کے ساتھ نیکی میں اجر ہے۔" (بخاری،6009)

اخلاقِ حسنہ پر بیعت

اخلاق کی باقاعدہ تربیت کے لئے نبی رحمت خاتم النبیین کی تشریف آوری ہوئی اس لئے آنحضرت ﷺ نے نوجوانوں، بچوں اور بوڑھوں کی اخلاقی تربیت کے لئے بیعت بھی لی۔ حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں:

"آنحضرت ﷺ نے ہم سے ان باتوں پر بیعت لی کہ یعنی تم سب مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔ ہم ہر حال میں آپ کا اتباع کریں گے، معاملات میں جھگڑا نہیں کریں گے حق بات کہیں گے، عدل وانصاف قائم کریں گے اور دین کے معاملات میں کسی کا خوف نہ رکھ کر کسی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔" (بخاری،7199)

اسی طرح نبی کریم ﷺ پردہ کے پیچھے سے خواتین اسلام سے بھی بیعت لیتے۔ قرآنِ حکیم میں آپ ﷺ سے کہا گیا ہے کہ "يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا

جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَايَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ" (القرآن، 12:60)" اے پیغمبر! جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ وہ چوری نہیں کریں گی، بدکاری نہیں کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، بہتان نہیں باندھیں گی اور آپ ﷺ کی نافرمانی نہیں کریں گی تو ان سے بیعت لے لو۔"

الغرض نبی اکرم ﷺ کا اخلاقی منہج تربیت طریقہ حکمت پر مبنی تھا اور جس موقع پر جس انداز سے تعلیم زیادہ موثر ہوتی آپ وہی انداز اختیار فرماتے۔

ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم کو نفل روزہ نماز اور صدقہ سے بھی بڑھ کر درجہ کی چیز نہ بتاؤں۔ صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپ نے کہا وہ ہے آپس کے تعلقات کا درست کرنا، اور آپس میں تعلقات کا فساد ہلاک کر دینے والا ہے۔" (ابوداؤد، 4919)

اصلاح کا نبوی انداز

"ایک نوجوان نے نبی کریم ﷺ سے زنا کی اجازت طلب کی۔ محفل میں موجود صحابہ کرام نے اسے سرزنش کی تو نبی کریم ﷺ نے محبت سے فرمایا! کہ تم مجھ سے ذرا قریب ہو جاؤ وہ قریب ہوا تو آپ ﷺ نے سوال کیا کہ کیا تم اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کیے جانے کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا نہیں۔ کہا! دوسرے لوگ بھی اپنی ماں کے حق میں بدکاری پسند نہیں کرتے پھر آپ ﷺ نے اس سے اس کی پھوپھی، بیٹی اور خالہ کے متعلق دریافت کیا کہ کیا تم ان کے حق بھی بدکاری قبول کرو گے؟ اس نے کہا نہیں اللہ کے رسول میری جان آپ ﷺ پر فدا! آپ نے کہا کہ دوسرے لوگ بھی ان کے حق میں بدکاری پسند نہیں کرتے پھر آپ ﷺ نے اس کے حق میں دعا کی۔ اے اللہ اس کی مغفرت کر، اس کے دل کو بدل دے اور اس کی شرم گاہ کی حفاظت کر۔ پھر وہ نوجوان اس بدکاری سے باز آگیا۔" (احمد بن حنبل، 2001 حدیث نمبر: 22211، 36/545)

اس واقعہ سے سبق ملتا ہے کہ کسی کی برائی پر جلی کٹی سنانے طعن و تشنیع تیر برسانے کی بجائے شفقت بھرا انداز اپنائیں۔ اسی طرح حیا بنیادی اسلامی قدر ہے حدیث مبارکہ کے مطابق نبی کریم ﷺ کنواری لڑکی سے زیادہ باحیا تھے۔ رسول کریم ﷺ کی ذات اس صفت کا اعلیٰ مظہر تھی۔ (بخاری، 6119)

حاصل بحث وحاصل کلام: (عصری تناظر میں)

الغرض امت اسلامیہ ہر دور میں اخلاقی قوت سے مالا مال رہی ہے اور یہ قوت آج بھی موجود ہے۔ اپنے اندر اعلی اخلاقی صفات و اقدار مثلاً اطاعت الٰہی، اتباع رسول، سچائی، عفت، امانت داری، صبر، شکر، برداشت حیا تمیز، وقت کی قدر، زبان کا درست استعمال، ادب سیکھنا ہو گا اور رذائل اخلاق مثلاً جھوٹ، منافقت، بددیانتی، ناشکری سے بچنا ہو گا۔

نماز کی ادائیگی اس سلسلہ میں بہت مدد و معاون ہے، سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "ایاک نعبد و ایاک نستعین" (القرآن، 1:4) کو ذہن میں رکھتے نماز قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ" (القرآن، 45:29) "نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے"، بدقسمتی سے جنسی بے راہروی جنسی جرائم اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ رشتوں کا لحاظ ختم وہ گیا یہاں نبی کریم ﷺ کی زندگی کا ایک واقعہ ذکر کرنا مناسب ہے جو اس سلسلہ میں بے حد معاون ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق جو لوگ اللہ کے عرش سائے میں ہوں گے، ان میں ایسا نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھے، بھی شامل ہے۔

"جس دن اللہ کے (عرش کے) سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا اُس دن اللہ سات لوگوں کو اپنے (عرش کے) سایے میں جگہ دے گا۔ 1۔ انصاف کرنے والا حکمران، 2۔ وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے ہوئے بڑا ہو، 3۔ وہ شخص جس کا دِل مسجدوں میں ہی لگا رہے، 4 وہ دو اشخاص جو صرف اللہ کے لیے محبت کرتے ہوں اسی محبت میں ملتے ہوں اور اِسی محبت میں وہ الگ ہوتے ہوں، 5۔ وہ شخص جسے کسی رتبے اور حُسن والی عورت نے (برائی کے لیے) دعوت دی ہو اور وہ شخص کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ 6۔ وہ شخص جو اس قدر چُھپا کر صدقہ کرتا ہو کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ ہو کہ اُس کے دائیں ہاتھ نے کیا صدقہ کیا ہے 7۔ وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اُس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔" (بخاری، 660)

جوانی میں بھٹکنے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔ مخرب اخلاق مواد، پورن ویڈیوز یا انٹرنیٹ پر بے حیائی پر مبنی جنسی مواد، فتنہ پرور سرگرمیاں اور پب جی، ٹک ٹاک، سنیک ویڈیوز سے بچنا ہی اُسوہ نبوی ہے۔

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کی تربیت اس انداز میں کی کہ وہ دوسروں کو خود پر ترجیح دیتے یہاں تک کہ مؤاخات مدینہ کے موقع پر بعض صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے اپنی زرعی زمینیں بھی اپنے مہاجر بھائیوں کو دینے کا عندیہ دیا لیکن نبی کریم ﷺ نے منع فرما دیا اور آدھی پیداوار مہاجرین کو دینے کی تجویز منظور کی۔ صحابہ کی اتنے پیارے انداز تربیت کی تعریف اللہ نے قرآن میں یوں کی ہے "وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ" [i] (القرآن، 9:59)

معاشرے کی اخلاقی اقدار جتنی مستحکم ہوں گی اتنی ہی انسانی حقوق محفوظ ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ کی صداقت، امانت، سخاوت، شجاعت، عفوو درگزر اور ازواج کے ساتھ حسن سلوک مشہور ہے۔ لیکن آج ہم انہی اخلاق حسنہ کی کمی پائی جاتی ہے۔ ان معاشرتی اور اخلاقی کمزوریوں کی دوا صرف طبیب اعظم محمد ﷺ کے اُسوہ میں چھپی ہے جس سے افراد اور اقوام نے یکساں نجات پائی ہے
۔

وہی دیرینہ بیماری، وہی نامحکمی دل کی
علاج اس کا وہی، آب نشاط انگیز ہے ساقی (محمد اقبال، 1935ء، 15)

سیرت نبوی میں اخلاقی جوہر اور خوبی نیکی اپنانے کی تاکید ہے ۔ایک با عمل مسلمان تعمیری انقلاب برپا کر سکتا ہے اس کا جمال جہاں افروز، جلال عالم سوز کی صورت میں جلوہ گر ہو سکتا ہے۔ علامہ اقبال کہتے ہیں:

مسلمان گرچہ بے خیل وسپاہے است
ضمیر او ضمیر بادشاہے است
اگر اورامقاقش باز بخشند
جمال وجلال بے پناہے است (محمد اقبال، 2007ء، 70)

مسلمان اگرچہ (آج) گھوڑوں اور فوجوں کے بغیر ہے (عسکری قوت سے محروم ہے) اس کے باوجود اس کا ضمیر بادشاہ کا سا ضمیر ہے۔ اگر اسے اس کا کھویا ہوا مقام دوبارہ عطا کر دیا جائے تو اس کا جمال اب بھی بے پناہ جلال ہے۔ (محمد اقبال، 2007ء، 70)

تجاویز وسفارشات

- ضرورت اس امر کی ہے کہ قوم کے افراد کی عملی تربیت کی جائے۔ بچے ہوں یا نوجوان، سب کے لئے باقاعدہ ریفریشر کورسز ہر جامعہ، اسکول اور کالجز میں منعقد ہوں، والدین گھروں میں اور اساتذہ کلاسز میں بچوں کی بہتر اخلاقی تربیت کے لئے اخلاق کے حوالہ سے اُسوہ نبوی سے مثالیں دیں۔
- کسی کے ساتھ بھی تربیت کے سلسلہ میں زبردستی نہ کی جائے۔ اس سے دین سے دوری پیدا ہوتی ہے۔
- ادب سکھانے کے لئے اصلاحی ڈاکومنٹریز اور آن لائن کورسز منعقد اور متعارف کروائے گئے
- اخلاق، شخصیت اور معاشرہ کی تعمیر کے لئے سیرت طیبہ سے روز کوئی ایک واقعہ ذہن نشین کروانا کار آمد ہو گا۔

حوالہ جات:

1. Ibn Manẓūr Afrīqī (2010 AD), **Lisān al-‘Arab**, Lebanon: Dār Ṣādir, 10/85-86
2. Dehlawī, Sayyid Aḥmad, (1975 AD) **Farhang Āsfiyyah**, Pakistan: Urdū Science Board, 1/48
3. Ghazālī, Abū Ḥāmid, Muḥammad, (1939 AD) **Iḥyā’ ‘Ulūm al-Dīn**, Egypt: Maṭb‘ah Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalbī, 3/52
4. Shāh Walī Allah Dehlawī, (d. 1762 AD) **Ḥujjat Allāh al-Bālighah**, Pakistan: Maktabah Raḥmaniyyah, 2/401
5. Rāghib Aṣfahānī, Ḥussyn ibn Muḥammad, (1430 AH) **al-Mufradāt fī Gharīb al-Qur’ān**, Lebanon: Dār al-Qalam, p. 182
6. Feroz ābādī, Muḥammad ibn Ya‘qūb, (2007 AD) **al-Qāmūs al-Muḥīṭ**, Lebanon: Dār al-Kutub al-‘lmiyyah,1/70
7. Abū Sa‘ūd, Muḥammad ibn Muhammad 'Immadī, (d.982 AH) **Tafsīr abī al-Sa‘ūd**, Lebanon: Dār Iḥyā’ al-turāth al-‘Arabiyyah, 1/13
8. Muḥammad Shafī‘, Ma‘ārif al-Qur’ān, (2008 AD) Pakistan: Maktabah Ma‘ārif al-Qur’ān, 1/80
9. ‘Alī Muḥammad, (1995 AD) Anwār al-Bayān, Pakistan: Maktabah Sayyid Aḥmad Shahīd, 1/5
10. Khān, Mushtāq Aḥmad, (2001 AD) Ta'līm al-Qur’ān, Pakistan: Qur’ān Markaz, p. 960
11. al-Qur’ān, Sūrah āl 'Imrān, Āyah number 164
12. al-Qur’ān, Sūrah āl Ahzāb, Āyah number 21
13. Bukhārī (2000 AD) **Ṣaḥīḥ al-Bukhārī**, Kitāb al-Maghāzī, Ḥadīth number: 4372, 5/170
14. Aḥmad ibn Ḥambal, Abū ‘Abd Allāh, Shybānī (2001 AD) **Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥambal**, Research: Shu‘ayb al-Arna’ūṭ, ‘Ādil Murshid, Musnad al-Ṣiddīqah ‘Ā’ishah, Ḥadīth number: 24601, Lebanon: Mu’assasah al-Risālah, 41/148
15. Ibn Ḥajar ‘Asqalānī (2002 AD) **Sharḥ al-Jāmi‘ min Bulūgh al-Marām min Adillah al-Aḥkām**, Urdu translation: ‘Abd al-Salām ibn Muḥammad, Pakistan: Dār al-Andalus, p. 32
16. Bukhārī, (2000 AD) **Ṣaḥīḥ al-Bukhārī**, Kitāb al-adab, Ḥadīth number: 6038, 8/14
17. Aḥmad ibn Ḥambal, (2001 AD) **Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥambal**, Musnad al-Ṣiddīqah ‘Ā’ishah, Ḥadīth number: 24392, 40/456
18. al-Qur’ān, Sūrah āl 'Imrān, Āyah number 159
19. Muḥammad Rashīd Raḍā, (1990 AD) **Tafsīr al-Manār**, Qaṣīdah Aḥmad Shawqī, Egypt: al-Ha'iah al-Miṣriyyah lil-Kitāb, 10/34
20. Aḥmad ibn Ḥambal, (2001 AD) **Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥambal**, Musnad Abī Hurāyrah, Ḥadīth number: 8952, 14/512
21. Báyhaqī, Aḥmad ibn Ḥusáyn abū Bakr, (2003 AD) **al-Sunan al-Kubrā lil-Báyhaqī**, Research: Muḥammad ‘Abd al-Qādir ‘Aṭā, Bāb bayān makārim al-akhlāq, Ḥadīth

number: 20782, Lebanon: Dār al-Kutub al-‘lmiyyah,10/323

22. Mālik ibn Anas, (d. 179 AH) Muwaṭṭa’ Imām Mālik, Kitāb Ḥusn al-Khuluq, Ḥadīth number: 3350, Saudi Arabia: Dār al-Salām publishers, 5/1327
23. al-Qur’ān, Sūrah āl 'Imrān, Āyah number 134
24. Ṭabrānī, Abū al-Qāsim, Suláymān ibn Aḥmad (1994 AD) **Mu‘jam al-Kabīr**, Researcher: Ḥamdī ibn ‘Abd al-Majīd Salfī, Bāb mā jā’a fī al-Tadāwī wa tarki al-ghībah wa ḥusn al-khuluq, Ḥadīth number: 482, Egypt: Maktabah ibn Táymiyyah, 1/184
25. Aḥmad ibn Ḥambal, (2001 AD) **Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥambal**, Musnad al-Shāmīyyīn, Ḥadīth number: 17732, 29/267
26. Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd Qazwīnī, Sunan Ibn Mājah, Kitāb al-Ṭahārah wa Sunanihā, Ḥadīth number: 313, Saudi Arabia: Dār al-Salām publishers, 1/114
27. Bukhārī, (2000 AD) **Ṣaḥīḥ al-Bukhārī**, Kitāb al-Ḥudūd, Ḥadīth number: 6788, Saudi Arabia: Dār al-Salām, 8/160
28. Ibid, Kitāb al-Wuḍū’, Ḥadīth number: 220, 1/54
29. Abū Dā’ūd, Salmān ibn Ash‘ath, (2000 AD) **Sunan abī Dā’ūd**, Kitab al-Adab, Ḥadīth number: 4829, Saudi Arabia: Dār al-Salām publishers, 4/259
30. Bukhārī (2000 AD) **Ṣaḥīḥ al-Bukhārī**, Kitāb al-Adab, Ḥadīth number: 6116, Saudi Arabia: Dār al-Salām publishers, 8/28
31. Muslim ibn al-Ḥajjāj, (2000 AD) **Ṣaḥīḥ Muslim**, Kitāb al-Īmān, Ḥadīth number: 91, Saudi Arabia: Dār al-Salām publishers, 1/93
32. Ibid, Kitāb al-birr wā al-Ṣilah wā al-Ādāb, Ḥadīth number: 2581, 4/1997
33. Tirmidhī, Abū ‘Īsá Muḥammad ibn ‘Īsá (2000 AD), **Sunan al-Tirmidhī**, abwāb al-birr wā al-Ṣilah, Ḥadīth number:2004, Saudi Arabia: Dār al-Salām publishers, 4/363
34. Muslim ibn al-Ḥajjāj, (2000 AD) **Ṣaḥīḥ Muslim**, Kitāb al-Zakāt, Ḥadīth number: 2, 1/93
35. Bukhārī (2000 AD) **Ṣaḥīḥ al-Bukhārī**, Kitāb al-Adab, Ḥadīth number: 6009, 8/9
36. Ibid, Kitāb al-Ahkām, Ḥadīth number: 7199, 9/77
37. al-Qur’ān, Sūrah āl Mumtaḥinah, Āyah number 12
38. Abū Dā’ūd, (2000 AD) **Sunan abī Dā’ūd**, Kitāb al-Adab, Bab Iṣlāḥ dhāt al báyn, Ḥadīth number: 4919, 4/280
39. Aḥmad ibn Ḥambal, (2001 AD) **Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥambal**, Ḥadīth abī Umāmah al-Bāhilī, Ḥadīth number: 22211, 36/545
40. Bukhārī, (2000 AD) **Ṣaḥīḥ al-Bukhārī**, Kitāb al-Adab, Ḥadīth number: 6119, 8/29
41. al-Qur’ān, Sūrah al-Fatiḥah, Āyah number 4
42. al-Qur’ān, Sūrah al-Ānkabūt, Āyah number 45
43. Bukhārī (2000 AD) **Ṣaḥīḥ al-Bukhārī**, Kitāb al-Ādhān, Ḥadīth number: 660, 1/33
44. al-Qur’ān, Sūrah al-Ḥashr, Āyah number 9
45. ‘Allāma Muḥammad Iqbāl, (1935 AD) Bāl Jibrīl, Pakistan: Taj company, p. 15
46. Ibid, (2007 AD) Armaghān Ḥijāz, Pakistan: Iqbal academy, p. 70
47. Ibid